(۶) آپ نے حضرت ابن عیینہ کو مخاطب کر کے فرمایا۔ کنتم معاشر العلماء سراج البلاد یستضاء بکم فصرتم ظلمۃ وکنتم نجوما یھتدی بکم فصرتم حیرۃ اما یستحی احد کم اذا اتی الی ھؤلاء الامراء واخذ من مالھم وھو لا یعلم من این اخذوہ[۱] علما چراغ اور نور تھے جس سے سارے شہر والے روشنی حاصل کرتے تھے لیکن اب وہ ظلمۃ بن گئے وہ روشن ستارے تھے جس سے رہنمائی حاصل ہوتی تھی لیکن اب باعث حیرت وسراسیگی بن گئے کیا ان کو حیا دامنگیر نہیں ہوتی کہ یہ مال ان امرا نے کہاں سے اور کس طرح حاصل کیا ہے فاعتبروا یا اھل العلم۔

ے جب وہ ان امراء کے پاس جاتے ہیں اور خوشی سے انکا دیا ہوا لے لیتے ہیں درانحالیکہ ان کو اس بات کی تمیز نہیں ہوتی ۔ ص

(۷) ایک دفعہ آپ نے شاگردوں سے دریافت فرمایا کہ تمہارا اس شخص کے متعلق کیا خیال ہے جس کے پاس کھجوریں ہوں اور سنڈاس کے کنارے بیٹھکر ایک ایک کر کے ساری کھجوریں پارخانہ میں ڈالدے شاگردوں نے عرض کیا جو ایسا کرے دیوانہ ہے آپ نے فرمایا فالذی یطرحہ فی بطنہ حتی یحشوہ فھو اجن منہ فان ھذا الکنیف یملأ من ھذا الکنیف[۲]۔ یعنی جو شخص کھجور یا اور کسی غذا سے اپنے پیٹ کو خوب پُر کرلے جنون اور دیوانگی میں اس سے بڑھا ہوا ہے کیونکہ سنڈاس کے پائخانہ اور غلاظت کا معدن اور منبع یہی پیٹ ہے یعنی غلاظت کی کان اور اصلی مستقر ہیں کھجوروں کا ڈالنے والا زیادہ احمق اور دیوانہ ہے مگر چونکہ ہمارا زندگی کے لئے ایسا کرنا ضروری ہے اسلئے اس حماقت اور دیوانگی کا ثبوت صرف ضرورت کے مطابق دینا چاہئے یعنی اسی قدر انسان کو کھانا چاہئے جس سے اس کی زندگی قائم رہ سکے اور حقوق اللہ وحقوق العباد ادا ہوسکیں۔

(۸) لو کانت لی دعوۃ مستجابۃ لم اجعلھا الا فی امام لانہ اذا اصلح الامام امن العباد[۳]۔ اگر میری ایک دعا بھی قطعی طور پر قبولیت حاصل کرنے والی ہوتی تو میں اسکو مسلمانوں کے خلیفہ اور امام کے ساتھ مخصوص کر دیتا کیونکہ جب امام کی حالت درست ہوجائیگی تو ساری رعیت اور مخلوق کو چین رفاہیت امن حاصل ہوجائیگا +

تاریخ رحمانیہ بابت ۱۳۵۵ھ

قارئین محدث کو معلوم ہے کہ ہم نے گذشتہ سال مدرسہ رحمانیہ دہلی کی دو سالہ تاریخ شائع کی تھی۔ جس میں مدرسہ کے نظم ونسق، تربیت وتعلیم وغیرہ کے مختلف پہلوؤں پر ایک حد تک کافی روشنی ڈالی تھی۔ اللہ کا ہزار ہزار شکر اور احسان ہے کہ محترم جناب شیخ عطاء الرحمن صاحب ناظم ومہتمم مدرسہ کی خاص توجہ اور بے نظیر فیاضیوں کی بنا پر آج بھی ہم ان تمام شعبوں کو اسی طرح کامیاب پاتے ہیں جس طرح گذشتہ برسوں میں تھے۔ چنانچہ طلبہ کی جسمانی راحت وآرام کے جتنے اسباب ہوسکتے ہیں ان کی بہم رسانی کے ساتھ ساتھ ان کی علمی ترقی اور روحانی پرورش کیلئے مکتبہ میں مفید نئی نئی کتابوں کے منگوانے اور دار المطالعہ میں عربی واردو، مذہبی وملکی اخبارات ورسائل کے آنیکا سلسلہ اس سال بھی بحمد اللہ جاری رہا۔ کتب خانہ میں اس سال مفتاح کنوز السنہ، الروض الباسم، سمط اللآلی وغیرہ بہترین کتابیں آئی ہیں۔ تبلیغی سلسلہ میں محدث بحمد اللہ جاری ہے اور اربعین رحمانی ۳ شائع ہو کر آپ کے ہاتھوں میں پہنچ چکی ہے۔ مدرسہ کی انجمن "جمعیۃ الخطابۃ" کے ہفتہ واری اجلاس بھی برابر پابندی کے ساتھ ہوتے رہے

[۱] لواقح الانوار [۲] دائرۃ المعارف [۳] ابن خلکان ۱۲

اور ہر ہفتہ میں اچھی تقریریں کرنے والوں کو، چاقو، ہولڈر، فاؤنٹین قلم۔ شیشے کی دواتیں وغیرہ برابر انعام میں دی جاتی رہیں اور انجمن مذکور کے سالانہ اجلاس میں جو ۷ ر ستمبر ۱۹۳۶ء کو مولانا محمد صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا تھا۔ منتخب لڑکوں نے تقریریں کی اور حسب حیثیت سب کو نقد انعام دیا گیا جس کی کل میزان للعہ رہے۔

طلبہ کی جسمانی صحت برقرار رکھنے کیلئے بنوٹ کے استاد بھی برابر آتے رہے اور کسرت کے بعد لڑکوں کی شربت بادام اور گرم جلیبیوں سے تواضع کی جاتی تھی۔ ۲۸ ر جولائی ۱۹۳۶ء کو قطب کی پر لطف اور صحت افزا سیر بھی ہوئی۔ تین تین لاریوں میں تمام مدرسین وطلبہ اکٹھے ہو کر گئے اور آئے اور وہاں مہتمم صاحب نے پر تکلف دعوت کا بھی انتظام کیا تھا۔

اس سال بھی دو طالب علم بیمار ہو کر اپنے وطن گئے۔ جن کو مہتمم صاحب نے ان کی حسب خواہش سفر خرچ دیا ایک اعظم گڈھ کا اور ایک ضلع بستی کا تھا۔ جو طلبہ مدرسے میں اپنے بیماری کے دن کاٹتے رہے ان پر مہتمم صاحب کی خاص نگرانی رہی اور ہم بلا خوفِ تردید کہہ سکتے ہیں کہ گھر سے زیادہ انھیں یہاں آرام ملا اور گھر سے زیادہ دیکھ بھال اور علاج معالجہ ان کا یہاں ہوا فجزاہ اللہ۔ سہ ماہی امتحان ۶ ر اپریل ۳۶ء سے شروع ہو کر ۸ ر اپریل کو ختم ہوا۔ اچھے نمبروں پر کامیاب ہونے والے طلبہ کو جو نقد انعام دیا گیا اس کی کل میزان لہ ۲۱ عہ رہے۔

سالانہ امتحان اور جلسہ تقسیم اسناد وانعامات

یکم شعبان ۱۳۵۵ھ سے سالانہ امتحان شروع ہوا۔ اور ۵ ر شعبان کو ختم ہوا۔ ۷ ر کو زیر صدارت مولانا حافظ عبد اللہ صاحب امرتسری ایک شاندار اجلاس منعقد کیا گیا جس میں نامور علما کرام اور مقتدر عمائدین شہر نے شرکت کی۔ حسب دستور سابق امسال بھی سب سے پہلے اربعین رحمانی ۳۳ ان لوگوں سے سنی گئی جو مدرسہ کے علاوہ، دیگر مدارس سے سنانے کیلئے آتے ہیں۔ اس کے بعد مدرسہ کے طلبہ نے عربی و اردو تقریریں کیں۔ قصیدے اور نظمیں سنائیں۔ طلبہ کی مسلسل اور پر جوش تقریروں، ولولہ انگیز اور کیف آور نظموں نے سامعین کو متحیر کر دیا تھا۔ مولانا عبد الغفور صاحب و مولانا عبد اللہ صاحب ندوی مدرسین مدرسہ نے بھی اپنے اپنے بہترین عربی قصائد سنائے۔ اسکے بعد حضرت مولانا عبد العزیز صاحب میمنی پروفیسر مسلم یونیورسٹی علیگڈھ نے جو ابھی ابھی ممالک اسلامیہ کی طویل سیاحت کے بعد واپس آئے ہیں اور ہماری خوش قسمتی سے جلسہ کو ان کی شرکت کا بھی شرف حاصل ہوا، طلبہ کی درخواست پر عربی میں نہایت سلیس، مسلسل اور معنی خیز تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ایک موقع پر کہا کہ مصر کی ایک یونیورسٹی کے بہت بڑے استاد اور شیخ عبد السلام القبان نے ہندوستان کے دینی مدارس کا حال دریافت کیا جہاں حدیث و قرآن کی صحیح خدمت انجام دی جاتی ہو تو میں نے "مدرسہ رحمانیہ دہلی" کا ذکر کیا انھوں نے کہا کہ ہاں میں نے بھی اس کے متعلق سنا ہے۔ الغرض آپ نے مدرسہ کے متعلق اپنے تاثرات قلبیہ کا نہایت جوش کے ساتھ ذکر فرمایا۔ اس کے بعد مدرسہ کے چار لڑکوں نے نبوٹ کے ہاتھ دکھلائے جس کو حاضرین دیکھکر بے حد خوش ہوئے۔ اخیر میں اس سال کا نتیجہ ممتحن صاحب نے سنایا۔ جس کی کیفیت خود ممتحن صاحب مدظلہ العالی ہی کی مندرجہ ذیل تحریر سے معلوم کریں۔ جو مختصراً درج ہے۔

"گذشتہ کی طرح امسال بھی شعبان میں مدرسہ رحمانیہ کا سالانہ امتحان ہوا۔ نتیجہ نہایت کامیاب

رہا۔ گذشتہ سالوں میں کبھی ایسی کامیابی نہیں ہوئی۔ مدرسہ میں صرف ایک لڑکا فیل ہوا۔ یہ سب اساتذہ کی کوشش، لڑکوں کی محنت، اور ناظم صاحب کی خلوص نیت کا ثمرہ ہے۔ خدا ناظم صاحب کو درازیٔ عمر کے ساتھ اس سے زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے اور اخلاص نصیب کرے آمین"

عبداللہ امرتسری ممتحن مدرسہ رحمانیہ دہلی

۲۴ر اکتوبر سنہ ۳۶ء

اس سال مدرسہ سے چار لڑکے فارغ ہوئے ہیں۔ جن کی دستار فضیلت ممتحن صاحب نے خود باندھی۔ چغے اور سندیں عطا فرمائیں۔

نتیجہ سننے کے بعد فیاض دل مہتمم صاحب نے اپنے انعامات کی بارش شروع کی جن کی کل میزان دوسو چھتیس ۲۳۶ روپے ہے۔ تفصیل یہ ہے۔ اربعین رحمانی کا انعام باہر والوں کو اٹھاون روپے۔ مدرسہ والوں کو ساٹھ روپے۔ مدرسہ کے طلبہ کو تقریروں اور نظموں پر تینتیس ۳۳ روپے۔ نبوٹ کھیلنے والوں کو بارہ روپے۔ مختلف جماعتوں میں اول آنیوالوں اور قرآن وحدیث میں خصوصیت کے ساتھ اول آنیوالوں کے انعاموں کی کل میزان اٹھاون ۵۸ روپے ہے۔ امام الدین مظفر نگری کو پورے سال نہایت مستعدی اور پابندی کے ساتھ ...... باجماعت نماز ادا کرنے پر دس روپے ملے۔ اور عبدالجلیل بستوی متعلم جماعت ہشتم کو محدث میں بہترین مضمون لکھنے پر پانچ روپے۔ اس کے علاوہ حضرت العلامہ مولانا احمد اللہ صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں مہتمم صاحب نے ایک نہایت عمدہ شال پیش کی۔ اور نبوٹ کے استاد صاحب کو ایک صافہ اور ایک کمبل دیا۔ بعض طلبہ کو بھی کمبل دیئے گئے۔ مذکورہ بالا خصوصیتوں کے علاوہ اس سال کے اجلاس کی ایک ممتاز خصوصیت یہ بھی ہے کہ دہلی کے پرانے اور مشہور شاعر جناب نواب سراج الدین صاحب سائل نے بھی شرکت فرمائی اور اپنی پرمغز نظم سے حاضرین کو محظوظ فرمایا۔

ہماری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالی مہتمم صاحب مدرسہ کے حوصلوں کو بلند کرے اور ان کو ہر قسم کی برکتیں عطا فرمائے۔ اور ان کی خدمات دینیہ کو قبول فرما کر ہمیشہ ان کو اپنی رحمتوں سے نوازتا رہے آمین الہ الحق آمین۔

حسن عمل

از مولوی عبدالقیوم صاحب بستوی
متعلم مدرسہ رحمانیہ دہلی

آجکل مسلم کی حالت ہوگئی ردو بدل — ہے ذراسی بات پر خونریزی وجنگ وجدل
ہوگیا برباد مسلم مٹ گیا تیرا نشاں — کرگئی پرواز تیرے جسم سے روح عمل
تیری ہستی تھی زمانہ میں بہت ممتاز آہ — کس مپرسی میں ہے تو کیا آگیا تجھ میں خلل
آگیا میری سمجھ میں تیری ذلت کا سبب — ترک تو نے کردیا اے جانِ من حسنِ عمل
کام اچھا ہو ترا گر، ہوگا تو بیشک بلند — ہے یہی تو یاد رکھ قرآن کا قانوں اٹل

جناب شیخ عطاء الرحمٰن صاحب پرنٹر و پبلشر نے جید برقی پریس دہلی میں چھپوا کر دفتر رسالہ محدث دار الحدیث رحمانیہ دہلی سے شائع کیا